39191-اگر قربانی کا جانور متعین کر دینے کے بعد عیب دار ہو جائے ؟

سوال

میں نے قربانی کا جانور خریدا اور جب ذبح کرنے لگے تو وہ چھلانگ لگا کر چھت سے نیچے کود گیا تو ہم نے اسے مرنے سے قبل ہی جا کر ذبح کر دیا، تو کیا اس طرح قربانی ادا ہو گئی یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جب انسان قربانی کا جانور متعین کر دے اور پھر اس میں بغیر کوتاہی کیے خود بخود ہی کوئی عیب پیدا ہو جائے اور قربانی کے وقت اسے ذبح کر دیا جائے تو اس کی قربانی ادا ہو جاتی ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب قربانی ہر قسم کے عیوب سے سلیم حاصل کر لی جائے اور پھر اس میں کوئی عیب پیدا ہو جائے جو اس کے مانع عیوب میں شامل ہوتا ہو تو وہ اسے ذبح کرے تو اس کی قربانی ہو جائیگی، عطاء، حسن، نخعی، زھری، ثوری، مالک، شافعی، اسحاق رحمھم اللہ سے یہی مروی ہے" انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (373/13).

اس کی دلیل بیہقی کی درج ذیل حدیث ہے :

ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنھما کی قربانیوں میں ایک کانی اونٹنی آئی تو انہوں نے فرمایا :

"اگر تو اسے یہ عیب تمہارے خریدنے کے بعد پیدا ہوا ہے تو پھر اسے قربانی کے جانوروں میں ہی رہنے دو، اور اگر خریدنے سے قبل تھا تو اس کو تبدیل کر دو"

امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع (328/8) میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "احکا الاضحیۃ" میں قربانی کا جانور متعین کرنے کے بعد اس پر مرتب ہونے والے احکام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"جب اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قربانی کرنے میں مانع ہو تو اس کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

یہ عیب اس کے فعل یا پھر کوتاہی کی بنا پر پیدا ہوا ہو تو اس صورت میں اس جانور کو تبدیل کرنا واجب ہے، اور مکمل اسی طرح کی صفات کا حامل جانور حاصل کرنا ضروری ہے یا اس سے بہتر؛ کیونکہ وہ عیب اس کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس لیے اسے اس کے بدلے اسی طرح کا جانور ذبح کر کے نقصان پورا کرنا ہوگا، اور صحیح قول کے مطابق وہ عیب دار جانور اس کی ملکیت ہو گا وہ اسمیں جو چاہے تصرف کر سکتا ہے چاہے اسے فروخت کرے یا نہ کرے.

دوسری حالت :

اس میں عیب اس کی وجہ سے پیدا نہ ہوا ہے اور نہ ہی اس کی کوتاہی کی بنا پر ہو تو وہ اسے ذبح کردے تو قربانی ہوجائیگی، کیونکہ وہ اس کے پاس امانت تھی اور اس میں اس کی کوتاہی کے بغیر ہی عیب پیدا ہوا ہے تو اس میں کوئی حرج اور ضمان نہیں ہوگی" انتہی.

دوم :

قربانی کے جانور کی تعیین کیسے ہوگی ؟

قول کے ساتھ ہی قربانی کے جانور کی تعیین ہوجائیگی مثلا کوئی شخص کہے کہ یہ قربانی کا جانور ہے.

اور قربانی کی نیت سے جانور خریدنے کے متعلق بعض علماء کہتے ہیں کہ اس طرح بھی تعیین ہوجاتی ہے، ان میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک شامل ہیں، اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اس طرح تعیین نہیں ہوگی.

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے کہ قربانی کرنے کی نیت سے جانور خریدنا بھی تعیین ہے.

کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے :

"قربانی کرنے کی نیت سے جانور خریدنے یا پھر اس کی تعیین کرنے سے بھی قربانی کی تعیین ہوجاتی ہے" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (402/11).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"اور جب قربانی کا جانور خریدے اور ذبح کرنے سے قبل اس میں کوئی عیب پیدا ہوجائے تو علماء کرام کے ایک قول کے مطابق وہ اسے ذبح کرلے" انتہی.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (304/26).

تو اس بنا پر جب آپ نے قربانی کا جانور قربانی کرنے کی نیت سے خریدا اور آپ کی کسی کمی و کوتاہی کے بغیر عیب دار ہوگیا تو اس کی قربانی ہوجائیگی، ان شاء اللہ.

واللہ اعلم .